ایک شخص نے چوری کی اور اس کا ہاتھ کاٹ ڈالا گیا، مگر اس نے اپنے گناہ پر اپنے خدا کے سامنے کوئی اعتراف ندامت نہ کیا، کوئی توبہ نہ کی، چوری چھوڑ دینے کا کوئی فیصلہ نہ کیا، بلکہ الٹا اپنے دل میں اس شریعت ہی کو کوستا رہا جس نے اس کا ہاتھ کٹوایا ہے تو خدا کے ہاں اس کے معاف کر دیئے جانے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔

۶- قرآن یا حدیث میں ایسا کوئی حکم نہیں ہے کہ ہر شخص اپنی قوم میں ہی شادی کرے بلکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابۂ کرام کا عمل اس کے خلاف پایا جاتا ہے۔

---

## اذان اور نماز کی دعاؤں کے متعلق چند شبہات

سوال: ایک دن میں صبح کی اذان سن رہا تھا کہ ذہن میں عجیب وغریب سوالات اُبھرنے لگے اور شکوک وشبہات کا ایک طوفان دل میں برپا ہو گیا —— اذان سے ذہن نماز کی طرف منتقل ہوا اور جب سوچنا شروع کیا تو نماز کی ایک عجیب صورت سامنے آئی۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ نماز کس طرح پڑھوں اور کیا پڑھوں۔

ایک مسلمان کو ماں کی گود ہی میں جو اولین درس ملتا ہے وہ یہ ہے "اللہ ہی لائق عبادت ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں" —— پھر

(۱) اذان بلاوا ہے خالصتہً اللہ کی عبادت کے لیے جس میں اُس کا کوئی شریک نہیں، تو اشہد ان لا الٰہ الا اللہ کے ساتھ ہی اشہد ان محمداً رسول اللہ کے کیا معنی؟

(۲) نماز میں سورۂ فاتحہ، اخلاص یا کوئی اور سورۃ جو ہم پڑھتے ہیں ان میں صرف اللہ ہی کی حمد و ثنا اور عظمت و بزرگی کا بیان ہے اسی طرح رکوع و سجود میں اُسی کی تسبیح و تحلیل بیان ہوتی ہے لیکن جیسے ہی ہم تشہد کے لیے بیٹھتے ہیں تو حضور سرور کائنات محمد مصطفےٰ صلعم کا ذکر شروع ہو جاتا ہے۔ جیسے کہ تشہد اور درود و دعا شریف وغیرہ۔ کیا اس طرح حضورؐ اللہ کی عبادت میں شریک نہیں ہو جاتے؟

(۳) دونوں درود شریف جو ہم پڑھتے ہیں ظاہر ہے کہ حضورؐ اس طرح نہیں پڑھتے ہونگے کیونکہ ہم تو پڑھتے ہیں اللّٰھم صلِّ علیٰ محمدٍ وعلیٰ آلِ محمدٍ (اے اللہ رحمت فرما محمد پر اور محمد کی آل پر) یہ دونوں درود شریف درحقیقت دعائیں ہیں اور اسی طرح تشہد اور دعا ربّ اجعلنی بھی۔ عبادت نام دعاؤں کا نہیں بلکہ اُس خالقِ ارض وسما کی حمد وثنا بیان کرنے کا نام ہے تو کیا یہ زیادہ مناسب نہیں کہ عبادت کے اختتام پر دعائیں مانگی جائیں بہ نسبت اس کے کہ عین عبادت میں دعائیں مانگنی شروع کردی جائیں؟ میرا خیال ہے کہ حضورؐ خود تشہد اور درود شریف وغیرہ نہیں پڑھتے ہونگے کیونکہ آپؐ سے یہ بعید ہے کہ عین نماز میں آپؐ اپنے لیے دعائیں مانگنے لگتے۔ پھر ذرا تشہد پر غور فرمائیے ظاہر ہے کہ درود کی طرح اگر حضورؐ تشہد بھی پڑھتے تھے تو وہ بھی الگ ہوگا۔ کیونکہ "اے نبی تم پر سلام اور خدا کی رحمت اور اُس کی برکتیں نازل ہوں" کی جگہ آپؐ پڑھتے ہونگے "مجھ پر سلام ہو اور خدا کی رحمت اور اُس کی برکتیں نازل ہوں"۔

(۴) اللہ کی جو عبادت ہم بجالاتے ہیں اُس کا نام الصلوٰۃ یعنی نماز ہے پھر یہ فرض، سنت، وتر، نفل کیا چیز ہیں اور یہ پڑھ کر ہم کس کی عبادت کرتے ہیں۔ جانتے تو ہم ہیں اللہ کی عبادت بجالاتے اور پڑھنے لگتے ہیں نماز سنت۔ جس کی نیت بھی یوں باندھتے ہیں دو رکعت نماز سنت، سنت رسول اللہؐ کی وغیرہ وغیرہ۔ کیا اس طرح بھی حضورؐ کا اللہ کی عبادت میں شریک ہوجانا ثابت نہیں ہوتا؟

(۵) نماز کے آخر میں جو سلام ہم پھیرتے ہیں اُس کا مخاطب کون ہے؟

(۶) کیا حضورؐ بھی روزانہ پانچ نمازیں بجالاتے تھے اور اتنی ہی رکعتیں پڑھتے تھے جتنی ہم پڑھتے ہیں؟ اس سوال کی غرض سے میں نے تحقیق کی لیکن کوئی مستند حوالہ فی الحال ایسا نہیں ملا کہ اس سوال کا جواب ہوتا۔ بخلاف اس کے بخاری

شریف میں یہ حدیث نظر آئی - کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر کی دو دو رکعتیں پڑھیں۔ اسی طرح موطا کتاب الصلوٰۃ میں یہ لکھا دیکھا کہ رات دن کی نماز دو دو رکعت ہے۔ یہ دونوں حدیثیں دو دو رکعت نماز ثابت کرتی ہیں۔

ان خیالات و شکوک نے ذہن کو پراگندہ کر رکھا ہے اور اکثر مجھے یقین سا ہونے لگتا ہے کہ ہماری موجودہ نماز وہ نہیں جو آنحضرتؐ نے بتائی ہوگی۔ خدارا میری الجھن کو دُور فرمائیے اور مجھے گمراہ ہونے سے بچائیے۔ مجھے نماز چھوٹ جانے کا خطرہ ہے۔

**جواب:**۔ آپ کے دل میں اگر وساوس پیدا ہوا کریں تو ان کی وجہ سے نماز ترک نہ کر دیا کریں۔ بلکہ نماز پڑھتے رہیں اور اپنے وساوس کے متعلق کسی جاننے والے سے پوچھ کر اپنا اطمینان کر لیا کریں۔

جو سوالات آپ نے کیے ہیں ان کے جوابات یہ ہیں:

(۱) اذان میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے کی شہادت دی جاتی ہے نہ کہ خدا ہونے کی۔ پھر آپ کے دل میں یہ شبہ کیوں پیدا ہوا کہ رسالت کی شہادت دینے سے عبادت میں شرک واقع ہو جائے گا؟ رسالت کی شہادت تو اس لیے دی جاتی ہے کہ ہم خدا کی عبادت اُس عقیدے اور طریقے کے مطابق کر رہے ہیں جو رسول اللہ نے ہمیں سکھایا ہے۔ ہم نے خود اپنی فکر سے یہ طریقہ اور عقیدہ ایجاد نہیں کر لیا ہے۔

(۲) تشہد کی پوری عبارت پر آپ غور کریں۔ پہلے آپ اللہ تعالیٰ کے حضور اپنا سلام پیش کرتے ہیں۔ پھر رسولؐ کے لیے رحمت و برکت کی دُعا کرتے ہیں۔ پھر اپنے حق میں اور تمام نیک بندوں کے حق میں سلامتی کی دعا کرتے ہیں۔ پھر اللہ کی وحدانیت اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی شہادت دیتے ہیں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں جو دراصل اللہ تعالیٰ ہی سے اس امر کی دعا ہے کہ وہ حضور پر اپنی نوازشات کی بارش فرمائے۔ پھر اللہ سے اپنے حق میں اور اپنے والدین کے حق میں بخشش کی دعا کرتے ہیں۔ ان سارے مضامین کو آپ خود

دیکھیں۔ان میں کیا چیز ہے جسے آپ شرک کہہ سکتے ہیں؟ یہ تو ساری دعائیں اللہ تعالیٰ ہی سے ہیں۔کیا اللہ سے دعا کرنا شرک ہے؟ اور کیا اللہ کے رسول کو رسول ماننا شرک ہے؟

(۳) یہ غلط فہمی آپ کو کہاں سے ہو گئی کہ عبادت صرف اللہ کی حمد و ثنا کرنے کا نام ہے اور اللہ سے دعا کرنا عبادت نہیں ہے۔ دعا تو روح عبادت ہے۔قرآن میں جگہ جگہ ان مشرکین کو جو غیر اللہ سے دعائیں مانگتے ہیں، غیر اللہ کی عبادت کرنے والا قرار دیا گیا ہے، حتیٰ کہ اکثر مقامات پر یعبدون من دون اللہ کہنے کے بجائے یدعون من دون اللہ کے الفاظ استعمال کیے گئے ہیں اور حکم دیا گیا ہے کہ اللہ ہی سے دعا مانگو۔

یہ تشہد جو ہم پڑھتے ہیں، یہ حضورؐ نے صحابہ کو سکھایا تھا اور انہیں ہدایت فرمائی تھی کہ تم یہ پڑھا کرو، اس لیے ہم کو نماز میں یہی پڑھنا چاہیے۔رہا حضورؐ کا اپنا تشہد، تو اس کے متعلق احادیث میں کوئی صراحت نہیں ہے کہ حضورؐ خود کیا پڑھتے تھے۔ہو سکتا ہے کہ آپؐ کے تشہد میں الفاظ کچھ مختلف ہوتے ہوں۔اور یہ بھی بعید از قیاس نہیں کہ حضور خود بھی یہی تشہد پڑھتے ہوں۔اگر ہم نماز میں اپنے لیے دعا کرتے ہیں تو آخر آپ کو اس پر کیا اعتراض ہے کہ حضورؐ بھی نماز میں اپنے لیے دعا فرماتے ہوں؟ اسی طرح اگر ہم حضورؐ کے نبی ہونے کی شہادت نماز میں دیتے ہیں تو اس میں آخر کیا خرابی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنی نبوت کی شہادت دیتے ہوں؟

(۴) فرض نماز کا مطلب یہ ہے کہ خدا کی وہ عبادت جو اس کے عائد کردہ فریضۂ صلوٰۃ کو ادا کرنے کے لیے کم سے کم لازم ہے، جس کے بغیر حکم کی تعمیل سے ہم قاصر رہ جائیں گے۔سنت کا مطلب یہ ہے کہ خدا کی وہ عبادت جو فرض کے علاوہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ ادا کیا کرتے تھے اور جس کی آپ نے ہمیں تاکید کی ہے۔نفل سے مراد ہے خدا کی وہ عبادت جو ہم اپنی خوشی سے کرتے ہیں، جسے ہم پر نہ لازم کیا گیا ہے اور نہ جس کی تاکید کی گئی ہے۔اب فرمائیے کہ اس میں شرک کہاں سے آ گیا؟ "سنت رسول اللہ کی"

کہنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ یہ رسول اللہ کی نماز پڑھی جارہی ہے، بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ وہ نماز ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرض سے زائد پڑھا کرتے تھے اور آپ کے اتباع میں ہم بھی پڑھتے ہیں۔

(۵) کسی عمل کو ختم کرنے کے لیے آخر اس کی کوئی صورت ہونی چاہیئے۔ نماز ختم کرنے کی صورت یہ ہے کہ آپ جو قبلہ رو بیٹھ کر عبادت کر رہے تھے، اب دونوں طرف منہ پھیر کر اس عمل کو ختم کر دیں۔ اب منہ پھیرنے کی ایک صورت یہ ہے کہ آپ چپکے سے منہ پھیر دیں۔ دوسری صورت یہ ہے کہ آپ خدا سے تمام خلق کے لیے سلامتی کی دعا کرتے ہوئے منہ پھیریں۔ آپ کو ان میں سے کون سی صورت پسند ہے ؟

(۶) جن احادیث کا آپ نے حوالہ دیا ہے وہ ابتدائی دور کی ہیں۔ حضورؐ کا آخری عمل، جبکہ نماز کے احکام بتدریج مکمل ہو چکے تھے، یہی تھا کہ آپ پانچوں وقت وہی رکعتیں پڑھتے تھے جو اب تمام مسلمانوں میں رائج ہیں۔ یہ چیز دوسری متعدد احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔ حضرت عمرؓ کا جو قول آپ نے نقل کیا ہے وہ نوافل سے متعلق ہے۔

---

# فرعونِ موسیٰ ایک تھا یا دو؟

**سوال:** میں تفسیر قرآن کے سلسلے میں اپنا ایک شبہ پیش کرنا چاہتا ہوں۔ ترجمان القرآن، جنوری ۱۹۶۰ء میں سورۂ قصص کی تفسیر کرتے ہوئے جناب نے میرے خیال میں اسلاف مفسرین کے خلاف حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بالمقابل ایک کے بجائے دو فرعون قرار دیئے ہیں۔ حالانکہ قرآن کے متعلقہ مقامات کا مطالعہ کرنے سے فرعون سے مراد ہر جگہ ایک ہی شخصیت معلوم ہوتی ہے۔ جس فرعون کی طرف حضرت موسیٰ نبی بنا کر بھیجے گئے تھے یہ وہی فرعون ہے جو انکارِ دعوت کے بعد غرق ہوا۔ اسی طرح فرعون کی بیوی حضرت آسیہ کا حضرت موسیٰ کو پرورش کرنا بھی قرآن میں